سوال

کیا شادی شدہ بیٹی کو فطرانہ یا زکوۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت نے شادی شدہ عورت کے رہنے سہنے، کھانے پینے اور کپڑوں کا خرچہ خاوند پر فرض کیا ہے، خاوند کی ذمے داری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے اخراجات پورے کرے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا (البقرة: 233)

اور وہ مرد جس کا بچہ ہے، اس کے ذمے معروف طریقے کے مطابق ان (عورتوں) کا کھانا اور ان کا کپڑا ہے۔ کسی شخص کو تکلیف نہیں دی جاتی مگر جو اس کی گنجائش ہے۔

اور فرمایا:

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ (الطلاق: 6)

انھیں وہاں سے رہائش دو جہاں تم رہتے ہو، اپنی طاقت کے مطابق اور انھیں اس لیے تکلیف نہ دو کہ ان پر تنگی کرو۔

اگر آپ کا داماد آپ کی بیٹی کے اخراجات پورے کرنے سے قاصر ہے، فقیر یا مسکین ہے تو اسے زکاۃ دی جاسکتی ہے تاکہ وہ اپنے گھر کے اخراجات پورے کرسکے۔

اگر بیٹی بیوہ ہے تو باپ اسے زکاۃ نہیں دے گا، بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے مال سے اپنی بیٹی کے اخراجات پورے کرے۔

اگر بیٹی بیوہ ہو اور مقروض ہو تو قرض کی ادائیگی کے لیے اسے زکاۃ دی جاسکتی ہے۔

اگر باپ کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ وہ اپنی بیوہ بیٹی کے اخراجات پورے کرسکے تو اسے زکاۃ یا فطرانہ دے سکتا ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی